

کتابِ دانی ایل - نمبر ایک سو ساٹھ

دانیال کی آخری رویا کی نبوتی اہمیت: آخری دنوں کے لیے سچائی کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-03-26

باب دس میں دانیال کی شناخت اس طور پر ہوتی ہے کہ ابدی انجیل کے تین مرحلہ وار عمل کے ذریعے وہ ایامِ سوگ سے جی اُٹھتا ہے۔ پھر جبریل دانیال کو باب گیارہ کی نبوی تاریخ بتاتا ہے، اور یوں عظیم دریا حدیقل کے نور کی تاریخ کی نشاندہی کرتا ہے۔

کلامِ الہی کے کہیں زیادہ گہرے مطالعے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً دانی ایل اور مکاشفہ پر ایسی توجہ دی جانی چاہیے جیسی ہماری خدمت کی تاریخ میں پہلے کبھی نہ دی گئی۔ رومی اقتدار اور پاپائیت کے بارے میں بعض پہلوؤں میں ہمیں شاید کم کہنا پڑے، لیکن ہمیں اس جانب توجہ دلانی چاہیے کہ انبیاء اور رسولوں نے روحِ خدا کے الہام کے تحت کیا لکھا ہے۔ روح القدس نے پیشین گوئی کے عطا کیے جانے میں بھی اور پیش کیے گئے واقعات میں بھی معاملات کو یوں ترتیب دیا ہے کہ انسانی وسیلہ نظروں سے اوجھل رہے، مسیح میں پوشیدہ رہے، اور آسمان کے خداوند خدا اور اُس کی شریعت کی تعظیم و سربلندی ہو۔

دانیال کی کتاب پڑھو۔ وہاں پیش کی گئی سلطنتوں کی تاریخ کو نقطہ بہ نقطہ یاد کرو۔ مدبرین، شورا، طاقتور فوجیں دیکھو، اور دیکھو کہ خدا نے کس طرح انسانوں کے غرور کو پست کیا اور انسانی شوکت کو خاک میں ملا دیا۔ صرف خدا ہی عظیم دکھایا گیا ہے۔ نبی کے رویا میں وہ ایک زور آور حکمران کو گراتا اور دوسرے کو قائم کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ وہ کائنات کے فرماں روا کے طور پر ظاہر ہوتا ہے، جو اپنی ابدی بادشاہی قائم کرنے کو ہے—قدیم الایام، زندہ خدا، تمام حکمت کا سرچشمہ، حال کا حاکم، مستقبل کا آشکار کرنے والا۔ پڑھو اور سمجھو کہ جب انسان اپنی جان کو باطل کی طرف اٹھاتا ہے تو وہ کس قدر عاجز، کتنا ناتواں، کتنا جلد فنا ہونے والا، کتنا بھٹکنے والا، کتنا گناہگار ہے۔

روح القدس اشعیاء کے ذریعے ہماری توجہ کو خدا، یعنی زندہ خدا، پر مرکوز کرتا ہے—اُس خدا پر جو مسیح میں ظاہر ہوا ہے۔ "ہمارے لیے ایک بچہ پیدا ہوا، ہمیں ایک بیٹا بخشا گیا؛ اور حکومت اُس کے کندھے پر ہوگی؛ اور اُس کا نام عجیب، مشیر، خداے قادر، ابدی باپ، سلامتی کا شہزادہ کہلائے گا" [اشعیاء 9:6]۔

"وہ روشنی جو دانیال کو براہِ راست خدا کی طرف سے ملی تھی، خاص طور پر ان آخری دنوں کے لیے دی گئی تھی۔ وہ مناظر جو اُس نے اولای اور حدافل کے کناروں پر—جو شینعار کے عظیم دریا ہیں—دیکھے، اب تکمیل کے عمل میں ہیں، اور پیشگوئی کیے گئے سب واقعات بہت جلد وقوع میں آ چکے ہوں گے۔" مینسکرپٹ ریلیز، جلد 16، 333، 334۔

روح القدس نے دانی ایل کے آخری رویا کی نبوت کے عطا کیے جانے میں، اور اس سے متعلقہ "واقعات" میں، "یوں صورت گری کی" کہ پہلا باب (دس) آخری ایام میں خدا کے لوگوں کے تجربہ کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ آخری باب (بارہ) بھی کرتا ہے۔ ان تین ابواب کی صورت بندی، جو دریائے حدیقل کی روشنی پر مشتمل ہیں، اور جو "خاص طور پر انہی آخری ایام کے لیے دی گئی تھی،" اس غرض سے کی گئی کہ وہ "سچائی" کی سہ مرحلہ تعریف کو ظاہر کرے۔ پہلے کے آخری کے ساتھ موافق ہونے، اور درمیانی کے بغاوت کی نمائندگی کرنے میں، ہم نہ صرف عبرانی لفظ "سچائی" کی ساخت پاتے ہیں، جو عبرانی حروفِ تہجی کے پہلے، تیرھویں، اور آخری حرف سے تشکیل پائی، بلکہ ہم الفا اور اومیگا کی مہر بھی دیکھتے ہیں۔

دانی ایل باب دس اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نشاندہی کرتا ہے جو 'chazon' کی دو ہزار پانچ سو بیس برس والی رویا اور 'mareh' کی دو ہزار تین سو برس والی رویا، دونوں کو سمجھتے ہیں۔ وہ نہ صرف ان دونوں رویاؤں کو سمجھتے ہیں بلکہ ایمان کے وسیلہ سے راست باز ٹھہرائے جانے کے اس تجربے کے بھی حامل ہیں جو 'marah' یعنی 'ظہور' کی مؤنث اور سببی رویا سے پیدا ہوتا ہے۔

ذہن اور روح کے لیے بھی، جس طرح جسم کے لیے، یہ خدا کا قانون ہے کہ قوت کوشش سے حاصل ہوتی ہے۔ نشوونما مشق سے ہوتی ہے۔ اس قانون کے مطابق، خدا نے اپنے کلام میں ذہنی اور روحانی نشوونما کے وسائل فراہم کیے ہیں۔

بائبل میں وہ تمام اصول موجود ہیں جنہیں سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ انسان اس زندگی کے لیے بھی اور آنے والی زندگی کے لیے بھی تیار ہو سکے۔ اور یہ اصول ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ ایسا کوئی شخص نہیں جو اس کی تعلیم کی قدر کرنے کا جذبہ رکھتا ہو اور بائبل کا ایک بھی اقتباس پڑھے اور اس سے کوئی مددگار خیال حاصل کیے بغیر رہ جائے۔ لیکن بائبل کی سب سے قیمتی تعلیم موقع بہ موقع یا بے ربط مطالعے سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس کا عظیم نظام حق اس طرح پیش نہیں کیا گیا کہ جلدباز یا لاپرواہ قاری اسے پہچان سکے۔ اس کے بہت سے خزانے سطح سے بہت نیچے چھپے ہوئے ہیں اور محنتی تحقیق اور مسلسل کوشش ہی سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ وہ صداقتیں جو اس عظیم مجموعے کو تشکیل دیتی ہیں، انہیں تلاش کر کے جمع کرنا پڑتا ہے—یہاں تھوڑا، وہاں تھوڑا۔ یسعیاہ 28:10۔

جب اس طرح تلاش کر کے جمع کیے جائیں، تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ پوری طرح موزوں پائے جائیں گے۔ ہر انجیل دوسری انجیلوں کے لیے تکملہ ہے، ہر پیش گوئی دوسری کی توضیح ہے، ہر سچائی کسی اور سچائی کی مزید تفصیل ہے۔ یہودی نظام کے نمونے انجیل سے واضح ہو جاتے ہیں۔ کلام خدا کے ہر اصول کی اپنی جگہ ہے، ہر حقیقت کی اپنی دلالت ہے۔ اور پورا ڈھانچہ، اپنے نقشے اور عمل درآمد میں، اپنے مصنف کی گواہی دیتا ہے۔ ایسا ڈھانچہ ذات لامتناہی کے سوا کوئی نہ سوچ سکتا تھا نہ بنا سکتا تھا۔

مختلف اجزاء کی کھوج اور ان کے باہمی تعلق کا مطالعہ کرتے ہوئے انسانی ذہن کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں پوری شدت کے ساتھ بروئے کار آتی ہیں۔ کوئی شخص ایسے مطالعے میں مشغول ہو اور اس کی ذہنی قوت ترقی نہ کرے، یہ ممکن نہیں۔

اور بائبل کے مطالعے کی ذہنی قدر صرف حق کی تلاش اور اسے یکجا کرنے میں ہی نہیں مضمحل ہے۔ بلکہ پیش کیے گئے موضوعات کو سمجھنے کی جو کاوش درکار ہوتی ہے، اس میں بھی ہے۔ جو ذہن صرف معمولی امور میں مصروف رہتا ہے، وہ پست ہو کر کمزور پڑ جاتا ہے۔ اگر اسے کبھی عظیم اور دور رس سچائیوں کو سمجھنے پر مامور نہ کیا جائے تو کچھ عرصے بعد وہ نمو کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ اس زوال کے خلاف حفاظتی تدبیر اور ترقی کے محرک کے طور پر، خدا کے کلام کے مطالعے کی برابری کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ ذہنی تربیت کے وسیلے کے طور پر، بائبل کسی بھی دوسری کتاب سے، بلکہ تمام کتابوں کے مجموعے سے بھی زیادہ مؤثر ہے۔ اس کے موضوعات کی عظمت، اس کے بیانات کی باوقار سادگی، اور اس کے تصویری انداز کی خوبصورتی خیالات میں جس طرح جان ڈالتی اور انہیں بلند کرتی ہے، ویسا کوئی اور نہیں کر سکتا۔ وحی کی عظیم الشان سچائیوں کو سمجھنے کی جدوجہد جیسی ذہنی قوت کوئی اور مطالعہ عطا نہیں کر سکتا۔ یوں جب ذہن لامحدود ہستی کے افکار سے ہم آہنگ ہوتا ہے تو وہ لازماً پھیلتا اور مضبوط ہوتا ہے۔

اور روحانی فطرت کی نشوونما میں بائبل کی قوت اس سے بھی زیادہ عظیم ہے۔ انسان، جو خدا کے ساتھ رفاقت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اسی رفاقت میں اپنی حقیقی زندگی اور نشوونما پا سکتا ہے۔ خدا میں اپنی اعلیٰ خوشی پانے کے لیے پیدا کیا گیا، وہ دل کی تڑپ کو قرار دینے اور روح کی بھوک اور پیاس کو سیراب کرنے والی چیز کسی اور میں نہیں پا سکتا۔ جو شخص مخلص اور سیکھنے

والی طبیعت کے ساتھ خدا کے کلام کا مطالعہ کرتا ہے، اس کی سچائیوں کو سمجھنے کی جستجو کرتا ہے، وہ اس کے مصنف سے رابطے میں آ جائے گا؛ اور اپنی ہی مرضی کے سوا، اس کی نشوونما کے امکانات کی کوئی حد نہیں۔

اپنے اسالیب اور موضوعات کے وسیع تنوع میں بائبل میں ہر ذہن کے لیے کشش اور ہر دل کے لیے اپیل موجود ہے۔ اس کے صفحات میں نہایت قدیم تاریخ ملتی ہے؛ زندگی سے سچی ترین سوانح عمریاں؛ ریاست کے نظم و نسق اور گھر کے انتظام کے لیے حکمرانی کے اصول—ایسے اصول جن کی برابری انسانی دانش نے کبھی نہیں کی۔ اس میں سب سے عمیق فلسفہ ہے، اور ایسی شاعری جو سب سے شیریں اور سب سے بلند، سب سے پرجوش اور سب سے درد انگیز ہے۔ یوں بھی دیکھا جائے تو بائبل کی تحریریں کسی بھی انسانی مصنف کی تصانیف کے مقابلے میں قدر و قیمت میں ناقابل پیمائش حد تک برتر ہیں؛ لیکن جب انہیں اس عظیم مرکزی خیال کے تعلق سے دیکھا جائے تو ان کا دائرہ لانتہا وسیع اور ان کی قدر لانتہا زیادہ ہے۔ اس خیال کی روشنی میں ہر موضوع کو ایک نئی معنویت حاصل ہو جاتی ہے۔ نہایت سادہ الفاظ میں بیان کی گئی حقیقتوں میں بھی ایسے اصول مضمّن ہیں جو آسمانوں جتنے بلند ہیں اور ابدیت کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

بائبل کا مرکزی موضوع، وہ موضوع جس کے گرد پوری کتاب کے باقی تمام موضوعات جمع ہوتے ہیں، نجات کا منصوبہ ہے—یعنی انسانی روح میں خدا کی صورت کی بحالی۔ عدن میں سنائے گئے فیصلے میں امید کے پہلے اشارے سے لے کر مکاشفہ کے اس آخری شاندار وعدے تک، 'وہ اُس کا چہرہ دیکھیں گے؛ اور اُس کا نام اُن کی پیشانیوں پر ہوگا' (مکاشفہ 22:4)، بائبل کی ہر کتاب اور ہر عبارت کا مرکزی پیغام اسی حیرت انگیز موضوع کی کشف و توضیح ہے—انسان کی سربلندی—خدا کی قدرت، 'جو ہمیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے فتح دیتی ہے۔' 1 کرتھیوں 15:57۔ تعلیم، 123-125۔

ابھی جس اقتباس کا حوالہ دیا گیا ہے، اُس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ بائبل، ادب کے کسی بھی زاویے سے دیکھی جائے، کسی بھی انسانی تصنیف سے بدرجہا برتر ہے۔ سسٹر واٹ نے فرمایا، "اس کے صفحات میں نہایت قدیم تاریخ پائی جاتی ہے؛ ایسی سوانح حیات جو زندگی کے ساتھ سب سے زیادہ مطابقت رکھتی ہیں؛ حکومت مملکت کے انتظام کے لیے، اور خانگی زندگی کے نظم و ضبط کے لیے، ایسے اصول حکومت پائے جاتے ہیں جن کی برابری انسانی حکمت کبھی نہیں کر سکی۔ اس میں نہایت عمیق فلسفہ، نہایت شیریں اور نہایت بلند پایہ شاعری، اور سب سے زیادہ پرجوش اور سب سے زیادہ درد انگیز بیان موجود ہے،" اور یہ کہ "ایسی ساخت کا تصور یا تشکیل کسی ذہن سے ممکن نہ تھی، سوائے اُس کے جو لامحدود ہے۔"

انسانی علوم کے وہ تمام مسلمہ قواعد، جو اُن اصولوں کی نشاندہی کرتے ہیں جو ادب کو ساخت فراہم کرتے ہیں، بائبل سے فروتر ہیں۔ انسانی جامعات میں پیش کیے جانے والے وہ اصول، جو عام یا کم تر ادب سے لے کر انسانی ادب کے شاہکاروں تک کا امتیاز متعین کرتے ہیں، سب کے سب بائبل سے فروتر ہیں۔ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے، یہ تسلیم کرنا مناسب ہے کہ پوری بائبل کی نبوتی گواہی کا نقطہ عروج، اس کا عظیم اختتام، دانی ایل کی آخری رویا میں مجسم ہے۔ یہ نبوتی گواہی کا سنگ سر تاج ہے، اور انسانی ادب میں کوئی بھی نقطہ عروج دانی ایل کے گیارھویں باب کی گواہی کے قریب بھی نہیں پہنچتا، جو پہلی آیت سے شروع ہو کر بارھویں باب کی چوتھی آیت تک جاری رہتی ہے۔

مکاشفہ کی کتاب میں بائبل کی تمام کتابیں آ کر ملتی اور اختتام پذیر ہوتی ہیں، اور مکاشفہ میں بھی وہی نبوتی سلسلے اٹھائے گئے ہیں جو دانی ایل کی کتاب میں ہیں؛ لیکن باہمی نسبت کے لحاظ سے پہلا ذکر دانی ایل کی کتاب میں ہے اور آخری مکاشفہ میں۔ ہر بات اولین ذکر میں موجود ہے، اور ہر بات دانی ایل کی کتاب میں موجود ہے، اور کتاب کا نقطہ عروج وہ رؤیا ہے جو دریائے حدیقل کے کنارے دی گئی۔ اس رؤیا میں جن واقعات کی نمائندگی کی گئی ہے، ان کا نقطہ عروج آیت چالیس سے شروع ہوتا

ہے اور جاری رہتا ہے یہاں تک کہ باب بارہ کی آیت چار میں کتاب مہر بند کر دی جاتی ہے۔ یہ آیات قدیم کے مقدس مردوں کی ہر نبوتی سچائی کے عظیم اختتام کی نمائندگی کرتی ہیں جو کبھی کہی یا قلمبند کی گئی، سسٹر وائٹ سمیت۔

باب گیارہ میں اس نتیجے تک پہنچانے والی چیزیں وہ تاریخیں ہیں جو اسی باب کے اندر موجود ہیں اور جو باب گیارہ کی آخری چھ آیات کی درست تفہیم کی گواہی دیتی ہیں، جہاں وہ تین دشمن، یعنی اژدہا، حیوان اور جھوٹا نبی، اب دنیا کو انسانی مہلت کے خاتمے تک لے جا رہے ہیں۔ سسٹر وائٹ براہ راست اس داخلی اصول کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ ہمارے سامنے پُر آشوب زمانے ہیں۔ دنیا جنگ کے جذبے سے بھڑکی ہوئی ہے۔ جلد ہی وہ مصیبت کے مناظر جو نبوتوں میں بیان ہوئے ہیں، رونما ہوں گے۔ دانی ایل کے گیارہویں باب کی نبوت تقریباً اپنی مکمل تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ اس نبوت کی تکمیل میں جو تاریخ وقوع میں آچکی ہے، اس کا بہت سا حصہ دہرایا جائے گا۔ تیسویں آیت میں ایک قوت کا ذکر ہے جو 'غمگین ہوگی اور لوٹے گی اور عہد مقدس کے خلاف غضبناک ہوگی؛ وہ ایسا ہی کرے گا؛ بلکہ وہ پھر لوٹے گا اور اُن کے ساتھ سازباز کرے گا جو عہد مقدس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بازو اس کی طرف سے کھڑے ہوں گے، اور وہ قوت کے مقدس مکان کو ناپاک کریں گے اور دائمی قربانی کو دور کر دیں گے، اور وہ اس مکروہ چیز کو قائم کریں گے جو ویرانی کا باعث بنتی ہے۔ اور جو لوگ عہد کے خلاف بدکاری کریں گے انہیں وہ خوشامدانہ باتوں سے گمراہ کرے گا؛ لیکن جو لوگ اپنے خدا کو جانتے ہیں وہ مضبوط ہوں گے اور کاربائے نمایاں انجام دیں گے۔ اور قوم میں جو سمجھ رکھتے ہیں وہ بہتوں کو تعلیم دیں گے، تو بھی وہ تلوار اور آگ اور اسیری اور لوٹ مار کے سبب سے بہت دنوں تک گرتے رہیں گے۔ اور جب وہ گریں گے تو انہیں تھوڑی سی مدد ملے گی، لیکن بہت سے لوگ خوشامد کے ساتھ ان سے جا ملیں گے۔ اور سمجھ رکھنے والوں میں سے بعض گریں گے تاکہ ان کی آزمائش ہو، اور ان کو پاک کیا جائے اور سفید کیا جائے، یہاں تک کہ انجام کے وقت تک، کیونکہ یہ ابھی ایک مقررہ وقت کے لیے ہے۔ اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کرے گا؛ اور اپنے آپ کو بلند کرے گا اور ہر ایک خدا سے بڑھ کر اپنے آپ کو بڑا بنائے گا، اور خداؤں کے خدا کے خلاف عجیب باتیں کہے گا، اور غضب پورا ہونے تک کامیاب رہے گا، کیونکہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔' دانی ایل 36-11:30

ان الفاظ میں جن مناظر کا ذکر کیا گیا ہے، اُن جیسے مناظر وقوع پذیر ہوں گے۔ ہم یہ شواہد دیکھ رہے ہیں کہ شیطان تیزی سے اُن انسانوں کے اذہان پر قابو پا رہا ہے جو خدا کا خوف نہیں رکھتے۔ سب اس کتاب کی پیشگوئیوں کو پڑھیں اور سمجھیں، کیونکہ ہم اب اس مصیبت کے زمانے میں داخل ہو رہے ہیں جس کا ذکر کیا گیا ہے:

'اور اُس وقت میکائیل، وہ عظیم شہزادہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی طرف سے کھڑا رہتا ہے، کھڑا ہوگا؛ اور ایسا مصیبت کا زمانہ ہوگا جیسا کہ اُس وقت سے جب سے کوئی قوم بنی ہے، اُس وقت تک کبھی نہ ہوا؛ اور اُسی وقت تیری قوم کا ہر ایک شخص جو کتاب میں لکھا ہوا پایا جائے گا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک زمین میں سوئے ہیں اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے، بعض ہمیشہ کی زندگی کے لیے، اور بعض شرمندگی اور ہمیشہ کی حقارت کے لیے۔ اور دانا لوگ آسمان کی چمک کی مانند روشن ہوں گے؛ اور جو بہتوں کو راستبازی کی طرف موڑیں گے وہ ابدالآباد تک ستاروں کی مانند چمکیں گے۔ لیکن تو اے دانیال، اِن باتوں کو بند کر اور کتاب پر مہر لگا دے، انجام کے وقت تک؛ بہت سے لوگ اِدھر اِدھر دوڑیں گے اور علم بڑھ جائے گا۔' دانیال 4-12:1۔ مینسکرپٹ ریلیزر، نمبر 13، 394۔

اس اقتباس میں سسٹر وائٹ پہلے دانی ایل کے گیارہویں باب کا حوالہ دیتی ہیں، اور پھر اس اصول کی نشان دہی کرتی ہیں کہ "اس نبوت کی تکمیل میں جو تاریخ وقوع میں آچکی ہے، اُس کا بہت سا

حصہ دوبارہ دہرایا جائے گا۔“ پھر وہ براہ راست تیس سے لے کر چھتیس تک آیات نقل کرتی ہیں اور اس کے بعد یہ بیان کرتی ہیں کہ ”ان الفاظ میں بیان کیے گئے مناظر سے مشابہ مناظر وقوع میں آئیں گے۔“ تیس سے چھتیس تک آیات کی نشان دہی کرنے اور یہ کہنے کے بعد کہ ان آیات سے مشابہ مناظر وقوع میں آئیں گے، پھر وہ آزمائش کی مہلت کے اختتام کی نشان دہی کرتی ہیں، جب بارہویں باب کی پہلی آیت میں میکائیل کھڑا ہوتا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے، وہ ان سات آیات کو الگ متعین کر رہی ہیں، اور انہیں اُس تاریخ میں رکھ رہی ہیں جو میکائیل کے کھڑے ہونے سے فوراً پہلے واقع ہوتی ہے۔

ہم ایک سے زیادہ مرتبہ آیات تیس تا چھتیس کی تاریخ پر گفتگو کر چکے ہیں، اور یہ بھی کہ وہ دانیال کے گیارہویں باب کی آیات چالیس تا پینتالیس کے ساتھ کس طرح مماثلت رکھتی ہیں، اور اب ہم باب گیارہ میں نبوتی تاریخ کے دیگر ادوار پر غور شروع کریں گے جو ان آخری چھ آیات میں دہرائے گئے ہیں۔ تاہم، اس سے پہلے ہم ایک بار پھر آیات تیس تا چھتیس اور آیات چالیس تا پینتالیس کے مابین مماثلت کا ایک مختصر خلاصہ پیش کریں گے۔

تیسویں آیت مشرکانہ روم سے پاپائی روم کی طرف انتقال کو نشان زد کرتی ہے۔ اس انتقالی تاریخ پر مختلف نبوتی مقامات میں گفتگو کی گئی ہے جو 330، 508، 533 اور 538 جیسے سالوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ بائبل کی نبوت میں چوتھی مملکت سے پانچویں مملکت تک کے انتقال میں دیگر نبوتی علامات بھی موجود ہیں، لیکن اکتیسویں آیت میں مشرکانہ روم پاپائیت کے لیے کھڑا ہوتا ہے، جیسا کہ 496ء میں کلوس کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ مشرکانہ قوتیں جن کی ابتدائی نمائندگی اس آیت میں کلوس کرتا ہے، 508ء تک پاپائیت کے عروج کے خلاف ہر مشرکانہ مزاحمت (روزانہ) کو دور کرنے کا کام انجام دیتی ہیں۔ ان اوقات کی جنگیں اس تاریخ کے دوران شہر روم پر تباہی لاتی ہیں، جس کی نمائندگی ”پناہ گاہ قوت“ سے کی گئی ہے، اور 538ء تک مشرکانہ قوتیں پاپائیت کو زمین کے تخت پر بٹھا دیتی ہیں، اور پھر وہ کونسل آف اورلینز میں اتوار کے قانون کو نافذ کرتی ہے۔

بتیسویں سے چھتیسویں آیات اُس خونریز جنگ کو مشخص کرتی ہیں جو اُس کے بعد پاپائیت نے تاریک ادوار کے ایک ہزار دو سو ساٹھ برسوں کے دوران خدا کے وفاداروں کے خلاف برپا کی۔ آخرکار چھتیسویں آیت میں پاپائیت اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔ چالیسویں آیت میں ریگن نے دجال کے ساتھ ایک خفیہ اتحاد قائم کیا، جو اس بات کی علامت تھا کہ پروٹسٹنٹ ازم کی مزاحمت بٹا دی گئی تھی، جیسا کہ 508 کے سال سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ریگن کی مالی وسائل اور عسکری قوت کے التزام کی پیشگی مثال 496 میں پاپائیت کے حق میں کھڑے ہونے والے ”بازوؤں“ سے دی گئی تھی۔ مشرکانہ روم کی قوت کے مقدس کی تباہی، جس کی نمائندگی شہر روم کرتا ہے، عنقریب آنے والے اتوار کے قانون میں امریکی آئین کی تباہی کی تمثیل ہے، کیونکہ آئین ریاستہائے متحدہ کے لیے قوت کا مقدس ہے۔ اتوار کے قانون کے وقت پاپائیت ایک بار پھر زمین کے تخت پر بٹھا دی جائے گی، جیسا کہ 538 کے سال سے ظاہر کیا گیا ہے۔

تب خدا کے وفاداروں کے خلاف پاپائیت کے خونریز ظلم و ستم کا آخری دور شروع ہوگا، جیسا کہ دور ظلمت میں 538 سے 1798 تک ہوا تھا۔ یہ انسانی مہلت کے خاتمے تک لے جائے گا، جب میکائیل کھڑا ہوگا، جیسا کہ 1798 میں ہوا تھا، جب پاپائیت، جو بارہ سو ساٹھ برس تک پھلتی پھولتی رہی تھی، مہلک زخم کی مار کا شکار ہوئی تھی۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ایک موقع پر نیویارک شہر میں، رات کے وقت مجھے یہ دکھایا گیا کہ عمارتیں آسمان کی طرف منزل پر منزل بلند ہو رہی تھیں۔ ان عمارتوں کے آگ سے محفوظ ہونے کی ضمانت دی گئی تھی، اور انہیں اپنے مالکان اور معماروں کی شان بڑھانے کے لیے تعمیر کی گئیں۔ یہ عمارتیں بلند سے بلندتر ہوتی چلی گئیں، اور ان میں نہایت قیمتی مواد استعمال کیا گیا۔ جن کی یہ عمارتیں تھیں وہ اپنے آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے تھے: ’ہم خدا کو بہترین طور پر کس طرح جلال دے سکتے ہیں؟‘

خداوند ان کے خیالات میں نہ تھا۔

میں نے سوچا: 'اے کاش! جو لوگ اس طرح اپنے وسائل لگا رہے ہیں، وہ اپنی روش کو اسی طرح دیکھ پاتے جیسے خدا اسے دیکھتا ہے! وہ شاندار عمارتیں ایک کے بعد ایک بنا رہے ہیں، لیکن کائنات کے حاکم کی نظر میں ان کی منصوبہ بندی اور تدبیریں کتنی بے وقوفانہ ہیں۔ وہ دل و دماغ کی تمام قوتوں سے یہ غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ خدا کی کس طرح تمجید کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات سے غافل ہو گئے ہیں، کہ یہی انسان کا پہلا فرض ہے۔'

جب یہ بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوتی گئیں، تو مالکان فخر و غرور کے ساتھ شادمان تھے کہ ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اپنی نفس پرستی کی تسکین کریں اور اپنے پڑوسیوں میں حسد بھڑکائیں۔ انہوں نے جو سرمایہ اس طرح لگایا، اس کا بڑا حصہ جبری وصولیوں اور غریبوں کو کچل کر حاصل کیا گیا تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ آسمان پر ہر کاروباری لین دین کا حساب محفوظ رکھا جاتا ہے؛ ہر ناروا سودا، ہر دھوکہ دہی کا عمل وہاں درج ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے جب اپنی دھوکہ دہی اور گستاخی میں لوگ اس حد تک پہنچ جائیں گے کہ خداوند انہیں اس سے آگے بڑھنے نہ دے گا، اور وہ جان لیں گے کہ یہوواہ کے تحمل کی بھی ایک حد ہے۔

اگلا منظر جو میرے سامنے آیا، آگ لگنے کے الارم کا تھا۔ لوگوں نے بلند و بالا اور آگ سے محفوظ سمجھی جانے والی عمارتوں کی طرف دیکھا اور کہا: 'یہ بالکل محفوظ ہیں۔' لیکن یہ عمارتیں یوں بھسم ہو گئیں گویا تارکول سے بنی ہوں۔ فائر انجن تباہی کو روکنے کے لیے کچھ بھی نہ کر سکے۔ آتش نشانی کے اہلکار انجن چلا نہیں سکے۔

مجھے ہدایت دی گئی ہے کہ جب خداوند کا وقت آئے گا، اگر مغرور اور جاہ طلب انسانوں کے دلوں میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی ہو تو لوگ پائیں گے کہ وہی ہاتھ جو نجات دینے میں قوی تھا، ہلاک کرنے میں بھی قوی ہوگا۔ کوئی زمینی طاقت خدا کے ہاتھ کو روک نہیں سکتی۔ عمارتوں کی تعمیر میں ایسا کوئی مواد استعمال نہیں کیا جا سکتا جو انہیں تباہی سے محفوظ رکھ سکے، جب خدا کا مقررہ وقت آپہنچے کہ وہ اپنی شریعت کی بے اعتنائی اور ان کی خود غرضانہ جاہ طلبی کے بدلے میں لوگوں پر سزا نازل کرے۔

معاشرے کی موجودہ حالت کے پس پشت کارفرما اسباب کو سمجھنے والے کم ہی ہیں، حتیٰ کہ معلمین اور مدبرین ریاست میں بھی۔ حکومت کی باگیں تھامنے والے اخلاقی بگاڑ، غربت، افلاس اور بڑھتے ہوئے جرائم کے مسئلے کو حل کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ کاروباری معاملات کو زیادہ مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کی بے سود کوششیں کر رہے ہیں۔ اگر لوگ خدا کے کلام کی تعلیمات پر زیادہ توجہ دیں تو انہیں ان مسائل کا حل مل جائے جو انہیں الجھاتے ہیں۔

پاک صحیفے مسیح کی دوسری آمد سے عین پہلے دنیا کی حالت بیان کرتے ہیں۔ جو لوگ لوٹ مار اور زبردستی سے بے حد دولت جمع کر رہے ہیں، ان کے بارے میں لکھا ہے: "تم نے آخری دنوں کے لیے خزانہ جمع کیا ہے۔ دیکھو، تمہارے کھیتوں کی کٹائی کرنے والوں کی مزدوری، جو تم نے دھوکے سے روک رکھی ہے، پکارتی ہے؛ اور کاٹنے والوں کی فریادیں رب الافواج کے کانوں تک پہنچ چکی ہیں۔ تم نے زمین پر عیش و عشرت کی اور عیاشی کی؛ تم نے اپنے دلوں کو گویا ذبح کے دن کے لیے موٹا کیا۔ تم نے راستباز کو مجرم ٹھہرایا اور قتل کیا، اور وہ تمہارا مقابلہ نہیں کرتا۔" یعقوب 3:5-6۔

لیکن زمانے کی تیزی سے پوری ہونے والی نشانیوں کے ذریعے دی گئی تنبیہات کو کون پڑھتا ہے؟ دنیا پرست لوگوں پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے؟ ان کے رویے میں کیا تبدیلی نظر آتی ہے؟ اتنی ہی جتنی نوح علیہ السلام کے زمانے کے باشندوں کے رویے میں دیکھی گئی تھی۔ دنیاوی کاروبار اور لذتوں میں گم، طوفان نوح سے پہلے کے لوگ 'نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ سیلاب آیا اور ان سب کو بہا لے گیا۔' متی 24:39۔ انہیں خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی تنبیہات ملی تھیں، مگر انہوں نے سننے سے انکار کیا۔ اور آج دنیا، خدا کی تنبیہی آواز کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے، ابدی ہلاکت کی طرف تیزی سے بڑھ

رہی ہے۔

”دنیا جنگ کی روح سے برانگیختہ ہے۔ دانی ایل کے گیارہویں باب کی نبوت تقریباً اپنی کامل تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ عنقریب وہ مصیبت کے مناظر، جن کا ذکر نبوتوں میں کیا گیا ہے، وقوع پذیر ہوں گے۔“ Testimonies, volume 9, 12-14